

پر سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ افہام تفہیم سے مرکز اور صوبوں میں غلط حکومنین قائم ہو سکیں گی۔ برسرِ اقتدار جماعتیں کاروبار حکومت کے علاوہ سیاست میں بھی مل جل کر کام کریں گی۔ بستی محمود نے مزید کہا کہ برسرِ اقتدار جماعتوں میں دراصل اختلاف نہیں بلکہ محض عدم اعتماد کی فضا موجود ہے۔ (نوائے ذلت)

برسرِ اقتدار جماعتوں کا یہ وفاق اگر دیر پا ثابت ہو تو ہمیں یقین ہے، خوش آئند ثابت ہو گا۔ ہم چاہتے ہیں کہ برسرِ اقتدار جماعتیں اس دائرہ کو اور وسعت دیں تاکہ دائیں بازو کی دوسری جماعتیں بھی مشترک انداز میں کم از کم ایک دوسرے سے تعاون جاری رکھ سکیں۔ بہر حال ہم اس کا خیر مقدم کرتے ہیں بشرطیکہ یہ دو طاقتوں میں سرخی حرام ہونے والی بات پر منتج نہ ہو جیسا کہ قوی اندیشہ ہے۔ کیونکہ تینوں کی راہیں اور دلچسپیاں جدا جدا ہیں۔ پیپلز پارٹی کے سامنے اپنے اقتدار کو طول دینے کے سوا جماعتی حیثیت میں اور کوئی متعین منزل نہیں ہے۔ جمعیت کے سامنے منزل ہے لیکن خفیت کے فروغ اور مرکز میں شرکت کی حد تک، رہی نیپ، سو اس کے پاس سوشلزم کی درانتی ہے۔ بہر حال درانتی کا کھیت کبھی بھی ہر انہیں ہوا اس کے علاوہ اس اشتراک سے پیپلز پارٹی گھاٹے میں رہے گی۔ کیونکہ نیپ کے دونوں صوبوں میں پیپلز پارٹی کی کھیت کے امکانات کم ہیں۔ ہاں پنجاب اور سندھ میں دلی خاں کے پلنے کے امکانات زیادہ ہیں، مگر کہ یہ اشتراک پیپلز پارٹی کی موت کے پر دانے پر دستخط ہیں۔ ہاں اگر اس اشتراک کے ذریعہ دوسری جماعتوں کو دبانے یا شکار کرنے کا ذریعہ بنایا گیا تو ہو سکتا ہے کہ ان کو ذاتی فائدہ حاصل ہو لیکن مزعوم جمہوریت پر روانہ نہیں چڑھ سکے گی۔

(۵)

گزشتہ ریاں شروع ہو گئی ہیں۔ کچھ رہنما گزشتہ ہونگے ہیں کچھ تیار بیٹھے ہیں۔ غور فرمائیے۔ ایک جمہوری ملک کے آزاد شہریوں اور رہنماؤں کا اگر متاثر اور احساس ہو کہ سدائیاں رہو تو وہ جمہوریت کیا ہوئی، جمہوریت کا واہمہ ہے۔

جو بھی پارٹی برسرِ اقتدار آئی ہے اس نے اپنے تحفظ کے لیے مخالفوں کی ناکہ بندی کو ہی دو تصور کیا ہے حالانکہ یہ دو انہیں بد پرہیزی ہوتی ہے۔ اگر آپ کے پاس کوئی مثبت اور عوامی پروگرام ہے تو اس کی بسملہ کیجئے! دیکھنے کے بعد عوام کسی کی ہوائی تقریروں کے بھرے میں آئیں، نامکمل ہے بلکہ مشاہدہ کے بعد عوام آپ کی طرف سے خود ہی دفاع کریں گے۔ گھبراہٹیں نہیں ہست سے کام لیں۔ اگر آپ غلط